

## 102824-اذان سے پہلے قرآن مجید اور بعد میں درود پر مشتمل آہ آن کرنے کی متقاضی ملازمت کا حکم

### سوال

وزارت اوقاف میں ملازمت کرنے والا ایک موزن سوال کرتا ہے کہ :

میں موزن اور مسجد کا خادم ہوں ہمیں ریڈیو کے ذریعہ ایک ہی اذان نشر کرنے کا کہا گیا ہے، اور اسی طرح اذان سے قبل قرآن مجید کی تلاوت اور اذان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلند آواز سے درود پڑھا جاتا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا مجھے اس کام کا گناہ ہو گا، اور اگر میں ایسا نہیں کرتا تو مجھے نقصان اور ضرر پہنچ سکتا ہے، یہ علم میں رہے کہ مجھے سرکاری طور پر اس کا مکلف کیا گیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول :

ریکارڈ شدہ اذان یا ریڈیو کے ذریعہ ایک باقی مساجد میں اذان نشر کرنا نئی لمجاد کردہ بدعت ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (48990) کے جواب میں گزرنچکی ہے اس کا مطالعہ کریں۔

دوم :

نماز پھگانہ کی اذان سے قبل قرآن مجید کی تلاوت اور اذکار بھی نئی لمجاد کردہ بدعت ہیں۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

جمعہ کے دن ظہر سے قبل لاوڈ سپیکر میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا اسلام میں کیا حکم ہے، اگر آپ یہ کہیں کہ اس کا حدیث میں ثبوت نہیں ملتا، تو وہ آپ کو کے گا: آپ قرآن مجید کی تلاوت سے منع کرنا چاہتے ہیں؟

اور اذان فجر سے قبل لاوڈ سپیکر میں دینی اشعار پڑھنے کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے، اگر آپ اسے کہیں کہ اس کی کوئی دلیل نہیں تو وہ آپ کو جواب دیکا یہ خیر و بھلائی کا عمل ہے، اور لوگوں کو فرق کی نماز کے لیے بیدار کرنے کے لیے؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"ہمارے علم میں تو اس کی کوئی دلیل نہیں جو اس پر دلالت کرتی ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایسا کیا گیا ہو، اور ہمارے علم میں کے مطابق توصاہ کرام میں سے بھی کسی نے ایسا نہیں کیا، اور اسی طرح لاوڈ سپیکر میں اذان فجر سے قبل لوگوں کو جگانے کے لیے اشعار کرنا بھی بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے" انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز۔

الشیخ عبدالرزاق عضیفی.

الشیخ عبداللہ بن غدیان.

الشیخ عبداللہ بن قعود.

ویکھیں: فتاویٰ الجیۃ الدائمة للجھوٹ العلییہ والافاء (2/495-496).

سوم:

اذان کے بعد موذن کی جانب سے لاڈ پیکر میں بلند آواز سے درود پڑھنا بھی بدعت ہے؛ کیونکہ اذان عبادت ہے اور اس کے الفاظ میں زیادتی یا کسی کرنا حلال نہیں، اور اذان اللہ اکبر اللہ اکبر سے شروع ہو کر اللہ اکبر پر ختم ہوتی ہے، اس لیے اذان سے قبل یا بعد میں جو بھی اضافہ کیا جائے وہ نئی اسجادہ کردہ بدعت ہو گی۔

ان لوگوں نے اذان سے قبل اور بعد جو ملایا حتیٰ کہ اذان صائم کر دی اور اسے ان جملوں اور بدعات میں شامل کر دیا اور اسی طرح یہ لوگوں کو تکلیف اور ان کی نیند اور عبادت میں خلل کا باعث بنتے ہیں۔

ابن جوزی رحمہ اللہ موذن پر شیطان کی تلبیں کی وجوہات ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اس میں یہ بھی ہے کہ یہ لوگ فجر کی اذان کو وعظ و نصیحت اور تسبیح کے ساتھ مخلوط کر لیتے ہیں، اور اذان کو ان کلمات کے درمیان رکھتے ہیں اس طرح اذان خلط ملط ہو کر رہ جاتی ہے، علماء کرام نے اذان کے ساتھ ملائی جانے والی ہر چیز کو مکروہ سمجھا ہے۔

ہم نے دیکھا کہ رات کو اکثر منارہ پر کھڑے ہو کر وعظ و نصیحت کرتا اور کچھ تو بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے ہیں، اور لوگوں کی نیند میں خلل پیدا کرتے ہیں، اور تجدید ادا کرنے والوں کو یہ قرأت خلط ملط کا شکار کر دیتی ہے، یہ سب منکرات اور برائی ہے" انتہی

ویکھیں: تلبیں ایلیس (157).

اور مقریزی رحمہ اللہ اس بدعت کی تاریخ اور حکم بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"یہ بدعت سن (791) میں اسجادہ ہوئی، بعض فقراء خلاطوں نے جمرات کی رات موذنوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھانا (اور یہ بھی بدعت ہے) کچھ لوگوں نے اس کو پچھا جانا اور اپنے ان بدعتی بھائیوں کو کہنے لگے کیا تم پسند کرتے ہو کہ یہ سلام ہر اذان کے وقت ہو؟

تو انہوں نے جواب اثبات میں دیا، اس نے وہ رات بسر کی اور صبح ہوئی تو اس کا گمان تھا کہ اس نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ مختسب کے پاس جانے کا حکم دے رہے ہیں اسے جا کر کہ کہ وہ موذنوں کو ہر اذان کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا حکم دے، تو وہ قاہرہ کے ذمہ دار کے پاس گئے اور ان دونوں قاہرہ کا مختسب نجم الدین محمد الطنبذی تھا جو کہ ایک جاہل اور بُوڑھا تھا اور اپنے اس ممکنہ قناء وغیرہ میں اس کی سیرت و شہرت اچھی نہ تھی، وہ روپے کے پیچھے بھاگنے والا ہوتا چاہے وہ اسے تکلیف و مصیبت میں ہی ڈال دے۔

وہ رشوت خور تھا، اور کسی بھی موسمن و مسلمان شخص کے متعلق وہ ذمہ کا خیال تک نہ رکھتا، اور اس کی جمالت مشور تھی، اور اس کے برے افال بھی معروف تھے۔

وہ جا کر اس شخص کو کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تجویز حکم ہے کہ سب موذنوں کو اپنی اذان میں "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کہنے کا حکم دو، جس طرح ہر جمعرات کی رات کیا جاتا ہے، تو اس جاہل کو یہ معلوم نہ ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے بعد کیسے حکم دے سکتے ہیں جب زندگی میں شریعت کے مخالفت کام کا حکم نہیں دیا۔

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں شریعت میں زیادتی کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

بیکار ان لوگوں نے کوئی ایسے بھی شریک بھی مقرر کر کے پہنچنے نے ان کے لیے ایسے احکام دین مقرر کر دیے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم دن میں نئے نئے کام ایجاد کرنے سے بخوبی"

اس بدعت کا اس نے جاہل نے اسی برس شعبان میں حکم دیا اور سارے مصر اور شام کے علاقوں میں یہ آج تک جاری ہے، اور عام جاہل قسم کے لوگ اسے اذان کا حصہ شمار کرنے لگے ہیں جبے ترک کرنا حلال نہیں، اور اس کے نتیجہ میں بعض مخدوم قسم کے لوگوں نے بعض دیہات اور بستیوں میں اذان کے بعد فوت شدگان پر سلام پڑھنے کا احتفاف کریا، لا حول ولا قوة الا باللہ، و  
اننا لہ و انہا اللہ را جوون "انشی

ويمكن: الخلط المقرئية (2/172) أو الالداء في مصار الاتياد تعالج على مخطوط (174-172) كباقي مطالعه كرس.

شیخ محمد العزیز بن مازر حمہ اللہ سے درج ذمل سوال کیا گا:

ہمارے ہاں اردن اور بعض دوسرے علاقوں میں مذہن اذان کے بعد "اللسم صلی اللہ علیہ واصحہ جمیع" کہتے ہیں ایسا کرنے میں کیا ہے، اور اس کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اگر میر تفضل سے:

اگر تو موزان اسے آہستہ آواز میں کہتا ہے تو یہ موزان اور غیر موزان اذان کا جواب دینے والے کے لیے مشروع ہے؛ کچوک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب تم موزن کی اذان سنو تو تم بھی اس جیسے کلمات کو اور پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو یہ جنت میں ایک مقام ہے جو صرف اللہ کے ایک بندے کو ہی حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے وہ میں ہوں، جس نے بھی میرے لیے وسیلہ مانگا اس کے لیے شفاعت حلال ہو گئی"

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور صحیح بخاری میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اداں سن کر درج ذکل دعاڑھتا ہے اس کے لئے روز قامت مسی شفاعت حلال ہو جاتی ہے :

"اللَّمَّا رَبَّ بِنْهُ الدِّعْوَةُ الْتَّامِّيْةُ وَالصَّلَّةُ الْقَاتِمِيْةُ آتَتْ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَيْةَ وَالْبَعْثَةَ مَقْلَمًا مُحْمُودًا الَّذِي وَعَدَتْهُ"

اسے اللہ اس کامل اور قائم نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور فضیلہ عطا فرمائیں گا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔

لیکن اگر موزن اذان کی طرح بلند آواز سے پڑھے تو یہ بدعت ہے؛ کیونکہ اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ یہ اذن کا حصہ ہے، اور اذان میں زیادتی کرنا جائز نہیں؛ اس لیے کہ اذان کا آخری کلمہ اللہ الالہ ہے، لہذا اس سے کچھ زائد کرنا جائز نہیں۔

اور اگر یہ خیر و بھلائی اور اچھائی ہوتی تو سلف صاحبین اس میں ہم سے سبقت لے جاتے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو اس کی تعلیم دیتے اور ان کے لیے مشروع کرتے۔

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو یہ ہے:

"جَسْ كَسَى نَفْسَهُ بَهْيَ كَوْنَى اِيَّا عَمَلَ كَيْا جَسْ پَرْ بَهْمَارَ حَكْمَ نَمِينَ تَوْهَ عَمَلَ مَرْدُودَ بَهْ"

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے، اور اس کی اصل صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ سب کو اور ہمارے بھائیوں کو دین کی سمجھ عطا فرمائے، اور ہم سب کو دین پر ثابت قدمی کی نعمت سے نوازے، یقیناً وہ سننے والا اور قریب ہے۔" انتہی

دیکھیں: فتاویٰ الشیخ ابن باز (1/439-440) اور (10/362-363).

اور مستقل فتاویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے:

"موزن اور اذان سننے والے کے لیے اذان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اور پھر درج ذیل دعا پڑھنا مشروع ہے:

"اللَّمَّا رَبَّ بِنْهُ الدِّعْوَةُ الْتَّامِّيْةُ آتَتْ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَيْةَ وَالْبَعْثَةَ مَقْلَمًا مُحْمُودًا الَّذِي وَعَدَتْهُ"

اسے اللہ اس کامل اور قائم نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور فضیلہ عطا فرمائیں گا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔

لیکن موزن اور غیر موزن آہستہ اور پست آواز میں کہے گا، اس میں آواز بلند نہ کرے، کیونکہ بلند آواز سے کہا متفق نہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔" انتہی

دیکھیں: فتاویٰ الجعید الدائمة للجعید العلمی والافاء (6/101-103).

چارام:

جب ایک اذان (یعنی ریکارڈ شدہ اذان مساجد میں نشر کرنا) کی بدعت واضح ہو گئی اور اذان سے قبل سے قرأت قرآن اور تسلیح وغیرہ کی بدعت بھی واضح ہو گئی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلند آواز سے درود وسلام کی بھی بدعت واضح ہوئی تو موزن کا ایسے افعال کرنے کا حکم بھی واضح ہو گیا یعنی یہ جائز نہیں۔

اگرچہ موزن اسے موقع بحثتا ہو، اور اس کو باطل اور ختم کرنے کی راہ ہو، یا پھر اس کے لیے آسانی سے امامت یا کوئی اور دفتری کام حاصل کرنا ممکن ہو تو اس وقت تک وہ اس میں باقی رہے، لیکن اگر یہ معاملہ مستقل اور مستقر احصال کر جائے تو پھر اس موزن کو اس ملازمت پر باقی رہنے کا کوئی حق نہیں جس کی وجہ سے یہ بدعت عام ہو گی۔

واللہ اعلم۔